تمباکو نوشی پر جدید سائنسی اور فقھی تحقیق

مقالہ نگار مولانا نور خالق شاہ الهاشمی

نائب مهتمم جامعہ المرکز الاسلامی

زیر نگرانی دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی

(1) سبب تالیف مقالہ:

(2) حفاظت صحت: (الف) صحت ایک نعمت ہے۔ (ب) صحت ایک امانت ہے۔

(3) تمباکو نوشی اور جدید تحقیق۔

(4) وجہ تسمیہ تمباکو۔

(5) کیا تمباکو نوشی نشے جیسا ہے؟۔

(6) تمباکو تاریخ کے آئینے میں: (تمباکو اور تمباکو نوشی تاریخ کی آئینہ میں)

(7) تمباکو نوشی اور قرآنی آیات۔

(8) تمباکو نوشی اور احادیث نبوی۔

(9) تمباکو نوشی جو کہ اسراف بھی ہے۔

(10) تمباکو نوشی اور مسجد دخول کا مسئلہ۔

(11) سگریٹ نوش معتکف کے لئے حکم۔

(12) کیا سگریٹ نوشی سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(13) سگریٹ نوشی سے ہمنشین پڑوسی کی حق تلفی۔

(14) بچوں کو سگریٹ نوشی سے کس طرح بچایا جاسکتا ہے۔

(15) سگریٹ نوشی اور علماء کی ذمہ داری۔

(16) سگریٹ نوشی اور ڈاکٹر حضرات کی ذمہ داری۔

(17) سگریٹ نوشی کے مصنوعات۔

(18) کیا سگریٹ نوشی سے نجات ممکن ہے۔

(19) تمباکو نوشی کے لئے عالمی کوششیں۔

(20) سگریٹ نوشی میں روز آفزوں اضافے کی اسباب۔

(21) احناف کے وہ علماء جو اباحت اور جواز کے قائل ہیں۔

(22) احناف کے وہ علماء جو حرمت کے قائل ہیں۔

(23) سگریٹ نوشی/تمباکو نوشی اور حکومت وقت کی ذمہ داری۔

(24) علمائے دیوبند کی رائے گرامی۔

(1) سبب تالیف مقالہ:

جیسا کہ میں الرجی کا مریض ہوں مجھے سگریٹ کے دھواں سے سخت کوفت ہوتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سر چکرانے لگتا ہے اور قے آنا شروع ہو جاتی ہے۔ مجھے ایک سفر کے دوران کچھ ایسے ہی صورت حال کا سامنا ہوا کہ ایک سگریٹ نوش نے سگریٹ سلگانا شروع کیا جو میرے سامنے سیٹ پر بیٹھا تھا۔ جس سے میرا سانس بند ہونا شروع ہوا دل بھرنے لگا اور قے آنا شروع ہو گئے۔ یہاں تک کہ مجھے اُترنا پڑا میں نے سوچا کہ میری طرح کتنی بھائی بہنیں ہوں گے جنکو سگریٹ سے تکلیف پہنچتی ہوگی۔ بمصداق اس حدیث کہ " من رأی فی نفسہ فقد رأی فی غیرہ" لہٰذا سگریٹ نوشی کے خلاف ہم نے باقاعدہ تقریری اور تحریری مہم کا آغاز کرنے کا ارادہ کیا۔ زیرِ نظر مقالہ اس مہم کا حصہ ہے۔ حدیث شریف کا مفہوم ہے۔ جو اپنے لئے پسند کرے وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کریں۔ مجھے سگریٹ سے نفرت ہے میری خواہش ہے کہ دوسروں کو بھی اس سے نفرت ہو مجھے اس کے نقصانات کا بخوبی علم ہے۔ دوسروں کو بھی اس کا علم ہونا چاہیئے۔

(2) حفاظتِ صحت: (الف) صحت ایک نعمت ہے۔

انسانی صحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک اعظیم نعمت ہے جیسا کہ حدیث شریف کا مفہوم ہے۔ **نعمتان مغبون فیھما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ**. (مشکوٰۃ شریف) ترجمہ: دو نعمتیں اللہ کی ایسی ہیں۔ کہ جن میں بہت سے لوگ دھوکے اور حسارے میں پڑے ہوئے ہیں۔ ایک صحت کی نعمت دوسری فراعت کی نعمت، صحت کی حفاظت کے بارے میں علمائے کرام لکھتے ہیں۔ کہ حفظِ صحت مستحب کی تحصیل سے مقدم ہے۔ فرمایا: کہ حفظِ صحت کی مصلحت کسی مستحب کی تحصیل سے مقدم ہے۔ مثلاً ہوا خوری کے لئے جنگل کی طرف جانا مسجد میں اشراق کے نماز کے لئے طلوعِ آفتاب تک بیٹھنے سے آفضل ہے۔ (**کمالاتِ اشرفیہ ص، ۲۴۷، اشراف الاحکام از افاداتِ حکیم الامت حضرت مولانا اشراف علی تھانوی**)

لہٰذا صحت کی حفاظت ضروری ہے۔ اور تندرستی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ کبھی انسان صحت کا خیال نہیں رکھتا۔ بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ خود اپنی ہی ہاتھوں صحت کھو بیٹھتا ہے۔ جس کا زندہ مثال سگریٹ نوشی اور تمباکو نوشی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ **ان اللہ لا یغیر ما**

بقوم حتیٰ یغیروا ما بأنفسهم. (پ ۱۳ ، الرعد)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی اچھی حالت کو اُس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدل ڈالیں۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ولا تکونو ا کاالتی نقضت غذلھا من بعد قوۃ انکا ثا . (پ ۲۷ ، الحدید)

ترجمہ: تم اُس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ۔ جس نے اپنا سوت کات کر (خود) ہی نوچ کر اسے ٹکڑے کر ڈالا۔

سگریٹ نوش پر ایک وقت ایسا ضرور آتا ہے کہ ان کی صحت جواب دے دیتی ہے لیکن تب وقت گذر چکا ہوگا۔

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چُگ گئی کھیت۔

(ب) صحت ایک امانت ہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''لقد حلقنا الانسان فی احسن تقویم''. (التین پ ۳۰) بیشک ہم نے انسان کو خوبصورت سانچے میں ڈالا ہے۔ لہٰذا انسان اور اس کی صحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امانت ہے اور انسان کا قیمتی سرمایہ بھی ہے اس وجہ سے خودکشی اسلام میں حرام ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی خودکشی والی حدیث کی شرح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ ویؤخذ منہ ان جنایة الانسان علیٰ نفسہ کجنا یة علی غیرہ فی الا ثم لا ن نفسہ لیست ملکا مطلقاً بل ھی للّٰہ تعالیٰ فلا یتصرف فیھا الا بما أذن فیہ .(فتح الباری ۱۱/۵۳۹)

یعنی خودکشی کرنے والی حدیث سے یہ حکم نکالا ہے کہ جو انسان اپنے آپ کو ہلاک کرے اور نقصان پہنچائے اس کا گناہ ایسا ہے جیسا کہ دوسرے کو ہلاک کرنے اور نقصان پہنچنے کا گناہ کیونکہ انسان کا جسم و جان اس کی اپنی ملکیت نہیں ہے بلکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے انسان کو صرف اس سے کام لینے کا اختیار ہے۔ ارشادِ نبوی ہے۔ ولبدنک علیک حق. ترجمہ: اور جسم کا تیرے اوپر حق ہے۔

حضرت عبید اللہ بن محصن سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جو تم سے اس حالت میں صبح کرے۔ کہ اپنی جان سے بے خوف ہو۔ اس کا جسم ٹھیک ٹھاک ہو اور ایک روز کی خوراک اس کے پاس موجود ہو گویا ساری دنیا اس کے پاس جمع کر دی گئی ہے۔ (جامع ترمذی، ابن ماجہ)

(3) تمباکو نوشی اور جدید تحقیق:

تمباکو نوشی دنیا بھر میں صحت عامہ کے سب سے بڑے مسئلوں میں سے ایک ہے۔ ایک ارب کے قریب لوگ تمباکو نوشی کے عادی ہیں۔ اقوام متحدہ کے عالمی ادارہ برائے صحت کے مطابق ہر برس تقریباً 54 لاکھ افراد تمباکو نوشی کے نتیجے میں لاحق ہونے والی بیماریوں میں مبتلا ہو کر جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ تقریباً 50 فیصد تمباکو نوشوں کی موت اس عادت کے باعث ہی واقع ہوتی ہے۔ کیونکہ تمباکو کا دھواں کم از کم آٹھ مختلف جان لیوا بیماریوں کا موجب بن سکتی ہے۔ تمباکو نوشی کی تباہ کاریاں بنی نوع انسان پر بتدریج آشکار ہو رہی ہے۔ ماہرین کے رائے میں بیسویں صدی کے دوران تمباکو نوشی کے باعث تقریباً 100 ملین اموات واقع ہوئیں اور اگر تمباکو نوشی کے رجحان میں کمی واقع نہ ہوئی تو اس صدی کے دوران اس وجہ سے تقریباً ایک ارب لوگوں کی جان کو خطرہ ہے۔

2030ءتک تمباکونوشی کی وجہ سے شرحِ اموات اس قدر بڑھ جانے کا خدشہ ہے کہ ہر برس لگ بھگ 80لاکھ لوگ تمباکونوشی سے وابستہ امراض کی وجہ سے جان گنوا سکتے ہیں۔عالمی ادارہ برائے صحت کی نظر میں تمباکونوشی بھی ایک وبا ہے۔جس کے دنیا بھر میں پھیلنے کا موجب انسان خود ہے۔(وما ظلمنهم ولكن كانوا هم الظلمين o پ ۲۵ الزحرف)

آبادی کا 29 فیصد تمباکونوشی کا عادی ہے۔مردوں میں سے 47.5فی صد،عورتوں میں سے 10.3فی صد تمباکو استعمال کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں کوئی 700 ملین بچے بھی والدین یا خاندان کے دیگر افراد کی وجہ سے تمباکو دھوئیں کے مہلک اثرات کی زد میں ہیں۔تمباکو کا دھواں عموماً بچوں کے لئے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔اور بہت سی سانس کی بیماریوں کا موجب بن سکتا ہے۔

تمباکونوشی حصوصاً تین مہلک امراض کی سبب بن سکتی ہے۔دل کا عرضہ،کئی قسم کا سرطان اور پھیپھڑوں کا امراض ماہرین کے رائے میں ہارٹ اٹیک(Heart Attack) کے 30فی صد واقعات کے محرکات میں ''تمباکونوشی شامل ہوتی ہیں۔اس کے علاوہ تمباکونوشی سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں پھیپھڑوں مثانے ،خوراک کی نالی کا سرطان ، دل اور خون کی نالیوں کی بیماریاں مثلاً دل کا دورہ ہائی بلڈ پریشر اور یاداشت کے مسائل شامل ہیں۔تمباکونوشی کرنے والے والدین کے شیر خوار بچوں میں دمے نمونیا اور برانکائٹس کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ تمباکو میں تقریباً ایک ہزار کیمیاوی اجزاء ہیں۔جن میں سے تین سو کا سائنسدانوں نے پتہ لگا لیا ہے۔یہ بھی دریافت کرلیا ہے۔کہ ان میں سے 15 سے زائد کی کیمیاوی زیریلے مہلک ہیں۔(ا) حصوصاً نکوٹین(Nicotine) جو تمباکو میں پائے جانے والا سب سے مضرز ہر ہے۔

تمباکو کے حلاف پہلی رپورٹ 1859ء میں چھپی۔جس میں بتایا گیا تھا۔کہ فرانس کے ایک ہسپتال میں 68مریض جو ہونٹوں، گلے اور منہ کے دیگر حصوں کے کینسر میں مبتلا تھے۔سب تمباکو استعمال کرتے تھے۔

عالمی صحت تنظیم (W.H.O) نے ایک رپورٹ پیش کی کہ جن ملکوں میں سگریٹ نوشی کی لعنت زیادہ مقبول اور عام ہیں وہاں پھیپھڑوں کے کینسر سے شرح اموات میں خطرناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔

(4) وجہ تسمیہ تمباکو:

تمباکو جس کا نباتاتی یا سائنسی نام (Nicotiana Taba Cum)اس کا عام نام (Tabacco) انڈین امریکن لفظ سے ماخوذ ہے۔جو اس پائپ کو کہتے تھے جس کے ذریعہ امریکہ کے اصلی باشندے ریڈ انڈین تمباکونوشی کرتے تھے۔یا پھر پتوں کو لپیٹ کر جیسے پیتے تھے۔اس کا نام تھا۔یہ تحقیق انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے مقالہ نگار کی ہیں۔بعض دوسرے لوگوں کی تحقیق یہ ہے کہ خلیج میکسیکو میں واقع جزیرہ (Tabago) میں کرسٹوفر کولمبس اور اس کے جہاز ران ساتھیوں نے وہاں کے باشندوں کو اس استعمال کرتے دیکھا اس لئے جزیرہ کے مناسبت سے اس کا نام رکھ دیا گیا۔جو انگلش میں بگڑ کر (Tabacco) ہو گیا۔

(2) تمباکو کے ساتھ نیکوٹین (Nicotiana) اس لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ جرمنی کے سائنسدانوں نے اس پر تحقیق کر کے زہر پتہ لگایا تھا۔ عربی میں عام نام دخان ہے۔ چونکہ اس میں دھواں اندر کو داخل کیا جاتا ہے۔ اس لئے دخان نام رکھا گیا ہے۔
واضح رہے کہ قرآن مجید میں ایک سورۃ سورۃ دخان بھی ہے لیکن اس دخان (دھواں) کا اور قرآن مجید میں ذکر دخان میں کوئی نسبت نہیں ہے۔

(5) کیا تمباکو نوشی نشے جیسا ہے؟:

تمباکو نوشی صحت کے لئے مضر ہے۔ یہ تو ہم سب جانتے ہیں لیکن ذیل وجوہ کی بناء پر ہم ایک نشہ بھی کہہ سکتے ہیں۔
(۱) تمباکو نوشی کی عادات بالکل ہیروئن اور نکوٹین جیسی انتہائی نشہ آور آدویات کی طرح لگتی ہے۔ اور اسے چھوڑنا بھی اتنا ہی مشکل ہے جتنا کے ہیروئن وغیرہ کا چھوڑنا۔
(۲) تمباکو نوشی کا جب ایک بار انسان عادی ہو جائے۔ تو تمباکو نوشی کے بغیر گزارہ مشکل ہوتا ہے۔ اور چھوڑنے کی صورت میں ذہنی اور جسمانی دونوں طرح کے شدید ردِعمل سامنے آتے ہیں۔
(۳) تمباکو نوشی میں نکوٹین دماغ کو متاثر کرتی ہے۔ اور یہ قدر بھی تمام منشیات میں مشترک ہیں۔ کیونکہ دماغ میں وہ حصہ جو انسانوں میں لطف و کیف کے احساس کو پیدا کرتا ہے۔ وہ نکوٹین سے متاثر ہو کر پُر مسرت احساس پیدا کرتا ہے۔

(6) تمباکو تاریخ کے آئینے میں:

خیال کیا جاتا ہے کہ تمباکو کے کاشت کی اصل جگہ امریکہ ہے۔ خصوصاً میکسیکو جیسا کہ ڈاکٹر محمد علی البار نے لکھا ہے کہ اہل میکسیکو ڈھائی ہزار سال پہلے سے تمباکو سے واقف ہیں۔ مشہور یہی ہے کہ 1492ء میں امریکہ کو دریافت کرنے والا کرسٹوفر کولمبس نے اصل امریکی باشندوں کو جن کا اس نے ریڈ انڈین نام رکھ دیا تھا تمباکو کو پیتے دیکھا تھا۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر زاہد علی واسطی لکھتے ہیں کہ برٹش میوزیم لندن میں جو تصاویر موجود ہے اُنہیں دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے۔ کہ ریڈ انڈین گھیرا بنا کر بیٹھ جاتے ہو درمیان میں تمباکو کے پتے جلا کر الاؤ بناتے۔ اور لمبی لمبی نلکیوں کے ذریعہ دھواں ناک کے ذریعے اندر کھینچتے تھے۔ دیگر تاریخ دان لکھتے ہیں۔ کہ 13 اگست 1492ء کو کولمبس تین جہازوں کے بیڑے کے ساتھ اپنی بحری سفر پر روانہ ہوا۔ کولمبس جس جہاز پر سوار تھا۔ اُس کا نام (سانتا ماریا) تھا۔ کولمبس کو ناساز گار موسم کا سامنا ہوا۔ آخری کار کولمبس نے اپنے بیڑے کو ایک جزیرے پر اتارا۔ اس نے اپنی قریب کئی چھوٹے چھوٹے جزیرے دیکھے۔ وہ سمجھا کہ وہ ہندوستان کے کسی مغربی جزیرے میں پہنچ گیا ہے۔ اس بناء پر اُس نے ان جزیروں کو عرب الہند اور وہاں کے باشندوں کو ریڈ انڈین کا نام دیا۔ پانچ ہفتے قیام کے بعد کولمبس واپس ہوا، ا راپنے ساتھ تمباکو اور آلو کے بیج بھی لایا۔ اسی طرح یہ دونوں چیزیں یورپ اور ایشیائی ممالک تک پہنچی۔

ابوالحسن مصری حنفی کہتے ہیں۔ کہ اس کا وجود 1000ء کے لگ بھگ ہوا۔ اور سب سے پہلے یہود نصاریٰ اور مجوسیوں کے سرزمین میں منظر عام پر آیا۔ اور مجوسیوں نے مصر اور حجاز اور دیگر ملکوں میں اسے عام کیا۔

(7) تمباکونوشی اور قرآنی آیات:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة (البقرہ) اور نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاکت میں پس اس آیت میں ہر اس چیز کی ممانعت آئی ہے جو ضرر کی طرف یعنی ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے۔ اور جیسا کہ اوپر ثابت ہوا ہے کہ تمباکونوشی ہلاکت کی طرف انسان کو لے جاتا ہے۔

(۲) دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ویحل لهم الطیبات ویحرم علیهم الخبائث. (الاعراف)

اور حلال کرتا ہے اُن کے لئے سب پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے اُن پر ناپاک چیزیں۔ پس سگریٹ نوشی و تمباکو بھی خبائث یعنی ناپاک کے زمرے میں آتے ہیں۔

(۳) ولا تقتلو انفسكم ان الله كان بكم رحيما . (النساء)

جس کی لفظی معنی یہ ہے کہ تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ اس میں باتفاقِ مفسرین خود کو قتل کرنا بھی داخل ہے۔ اور یہ بھی کہ ایک دوسرے کو ناحق قتل نہ کریں۔ (معارف القرآن از مفتی شفیعؒ) چونکہ سگریٹ نوشی وبال جان ہے۔ لہٰذا گویا کہ خود کو قتل کرانا ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

والذين يؤذون المومنين والمؤمنات بغير ما اكتسبو ا فقد احتملوا بهتانا وا اثما مبينا . (الاحزاب)

اور جو لوگ اذیت دیتے ہیں۔ مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو بدون گناہ کئے تو اٹھایا انہوں نے بوجھ جھوٹ کا اور صریح گناہ کا۔

تمباکونوشی نہ صرف پینے والوں پر برے اور خطرناک اثرات مرتب کرتی ہے۔ بلکہ تمباکونوشی کرنے والے کی حدود میں دوسرے لوگوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ جنہیں پیسیو سموکر (Passsive Smoker) کہتے ہیں۔

یقیناً سگریٹ نوشی دوسر مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ خاص کر وہ بھائی بہن جو دمہ اور الرجی کے مریض ہوں۔

(8) تمباکونوشی اور احادیث نبوی:

(۱) عن النبی ﷺ قال من تحسی سماً فقتل نفسه فسمه فی یده یتحساه فی نار جهنم خالداً مخلداً فیها ابداً. (شیخان)

یہ حدیث زہر پینے کی حرمت پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ وہ قتل نفس ہے۔ اور سگریٹ نوشی کو بھی زہر شامل ہو سکتی ہے۔ خاص کر نیکوٹین جو کہ زہر ہیں۔ پس جو شخص سگریٹ نوشی کرتا ہے۔ گویا کہ وہ ایک قسم کا زہر پیتا ہے۔ البتہ فرق یہ ہے۔ کہ زہر سے فی الفور انسان مر جاتا ہے۔ اور سگریٹ نوشی سے بتدریج اور سست رفتاری سے انسان کو موت کی نیند سلا دیتا ہے۔ گویا کہ یہ (Slow Poison) ہے۔

(۲)عن ام سلمه رضی الله عنه قالت نهی رسول ﷺ عن کل مسکر ومفتر .(ابوداؤد .۲/۲۷۹)(رواه فی الفتح الربانی) پس یہ حدیث ہر مسکر ومفتر سے منع کرتی ہے۔سگریٹ نوشی مسکر نہیں ہے۔لیکن مفتر ہے۔چونکہ سگریٹ نوشی مفترات کی تحت آتی ہے۔لہٰذا اس سے باز رہنا چاہیئے۔

(۳) وعن انس بن حذیفه ان النبی ﷺ قال الا ان کل مسکر حرام و کل مخدر حرام وما اسکر کثیره حرام قلیله وحمر العقل فهو حرام .(ابو نعیم کنز العمال)

(۴)علماء کرام کے نزدیک مفتر ہر وہ چیز ہے۔جو اعضاء میں کمزوری اور بے حسی پیدا کرے۔اور محدر کی بھی اعضاء کو سن اور بے حس کرنے والا ہے۔

وقال علیه الصلوة والسلام "لاضرر ولا ضرار "(رواهٔ احمد وابن ماجه عن ابن عباس)

گویا حضور نے اس سے منع کیا ہے کہ مسلمان اپنے نفس کو ضرر دیتا ہے یا دوسروں کو جبکہ سگریٹ نوش خود کو ضرر پہنچا تا ہے اور دوسروں کو بھی جبکہ وہ دوسرا اس سگریٹ نوش کا ساتھی ہو۔

حضور ﷺ نے فرمایا"من اکل الطین انما اعان علی قتل نفسه .(سنن الکبری البھیقی)

جس نے مٹی کھائی گویا اس نے خودکشی پر مدد کی۔

کیا تمباکو نوشی مٹی سے بھی کم نقصان دہ ہیں؟۔

وقال النووی کل ماضرا کله کاالزجاج والحجر واسیم یحرم اکله و کل مالا ضرر فی اکله یحل اکله ، الا المستقذرات . (الروضة الندية)

(۵)حضور ﷺ نے فرمایا" حلال بھی ظاہر اور حرام بھی ظاہر ہے۔اور دونوں کے درمیان میں مشتبہ چیزیں ہیں۔اکثر لوگ انہیں نہیں جانتے ہیں۔پس جو شخص مشتبہات سے بچتا رہا اُس نے اپنا دین اور عزت بچالی۔اور جو مشتبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا۔جیسے احاطے کے گرد چروانے والا عنقریب اس کے اندر گھس جائے گا۔

(9)سگریٹ نوشی جو کہ اسراف بھی ہے:

سگریٹ نوشی اسراف ہے اور اسراف کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔"کلوا واشربوا ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین" کھاؤ پیو اور اسراف مت کرو۔بیشک اسراف کرنے والے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ولا تبذرو اتبزیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیطین وکان الشیطن لربه کفورا" اور بے جا خرچ مت کرو بیشک بے جا خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکر ہے۔

عجیب ہے کہ بعض لوگ کھانے پینے کا خرچہ برداشت نہیں کرسکتے۔لیکن سگریٹ کا خرچہ جہاں سے بھی ہو پورا کردیتے ہیں۔

(10) سگریٹ نوش کا مسجد میں دُخول کا مسئلہ:

حضور ﷺ فرماتے ہیں۔من اکل ثوما او بصلا فلیعتزل مسجدنا ولیقعد فی بیتہ . (متفق علیه) وفی روایة مسلم من اکل البصل والثوم والکراث ولا یقربن مسجدنا فان الملائکة تتأذی مما یتأذیٰ منه' بنو ادم .

جس طرح پیاز، لہسن کھانے والے کو مسلمانوں کے مجلس اور مسجد میں جانے سے منع فرمایا ہے جن کا سبب بدبو ہے۔ تو سگریٹ نوشی ہی میں تو اس سے بھی زیادہ بدبو آتی ہے۔ لہسن پیاز کے علاوہ ہر بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت کا ذکر ہے۔ یہ ممانعت اس لئے ہیں۔ کہ اس سے فرشتوں اور نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

نوٹ: کرأث بمعنی گندنا، پیاز کی مانند ایک پودا۔ (منقول از ریاض الصالحین)

مولانا گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ حقہ پینا مباح ہے۔ مگر اس کی بدبو سے مسجد میں آنا درست نہیں دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ حقہ پینا اور تمبا کو کھانا درست ہے مگر بدبو سے مسجد میں آنا حرام۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں۔ کہ یہ ایک دوا ہے۔ جو حکم اور دواؤں کا ہے۔ وہی اس کا ہے۔ مگر اس میں بدبو ہے۔ سو مسجد میں جاتے وقت منہ صاف کیا کریں۔

(11) سگریٹ نوش معتکف کے لئے حکم:

معتکف بعد از نماز مغرب مسجد سے باہر جا کر حقہ پی کر کلی کر کے بو زائل کر کے پھر مسجد میں آئے۔ (مفتی شفیعؒ) اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ معتکف کے لئے سگریٹ نوشی مسجد میں حرام ہے۔ اور ضرورت کے لئے مسجد سے باہر جا کر صاف ستھرا ہو کر آئے۔

(12) کیا سگریٹ نوشی سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟:

جو لوگ حقہ یا سگریٹ نوشی کے عادی ہو اور کسی نفع یا ذلت کے لئے پیتے ہو اور اس سے نفع حاصل کرتا ہو تو قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں۔

(13) سگریٹ نوشی سے ہمنشین پڑوسی کی حق تلفی:

مولانا مفتی شفیع صاحبؒ معارف القرآن سورۃ النساء میں (والصاحب بالجنب) کی تفسیر میں کچھ یوں لکھتے ہیں۔

ہمنشین کا حق: والصاحب باالجنب. کی لفظی معنیٰ "ہم پہلو ساتھی" کے ہیں۔ جس میں رفیق سفر بھی داخل ہے۔ جو کسی عام مجلس میں اپ کے برابر بیٹھا ہو۔ شریعت اسلام میں جس طرح نزدیک و دور کے دائمی پڑوسیوں کے حقوق واجب فرمائے۔ اس طرح اس شخص کا بھی حق صحبت لازم کر دیا۔ جو تھوڑی دیر کے لئے کسی مجلس یا سفر میں اپ کے برابر بیٹھا ہوا۔ جس میں مسلم، غیر مسلم اور رشتہ دار وغیرہ رشتہ دار سب برابر ہے۔ اس کے ساتھ بھی حسن سلوک کی ہدایت فرمائی۔ جس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپ کے قول و فعل سے اس کو ایذا نہ پہنچے۔

کوئی گفتگو ایسی نہ کریں۔ جس سے اس کی دل آزاری ہو۔کوئی کام ایسا نہ کریں جس سے اس کو تکلیف ہو۔مثلاً سگریٹ پی کر اس کا دھواں اُس کے منہ کی طرف نہ چھوڑیں۔(معارف القرآن مولانا مفتی شفیعؒ)

(14) بچوں کو سگریٹ نوشی سے کس طرح بچایا جا سکتا ہے:

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔کہ نوعمر بچوں کے بھی زیادہ تعداد اس مضر صحت برائی میں مبتلا ہوتے ہیں۔تو سب سے پہلے والدین کا فرض بنتا ہے کہ بچوں کا خاص خیال رکھے جن کے ذیل طریقے ہو سکتے ہیں۔

(۱) برے سوسائٹی سے اجتناب: اکثر لوگ جو سگریٹ کے عادی ہوتے ہیں۔یا اوارہ لڑکے جو سگریٹ نوشی کرتے ہیں۔تو اُن کے ساتھ جب بچے بیٹھ جاتے ہیں۔تو وہ بھی اُن کے سوسائٹی کا حصہ بن جاتے ہیں۔اُن کو دیکھ کر یہ بچے بھی سگریٹ نوشی شروع کرتے ہیں۔لہٰذا اس سلسلے میں والدین بچوں پر کڑی نظر رکھیں۔کہ وہ بری سوسائٹی سے بچیں۔ اور اچھی سوسائٹی اختیار کریں۔

صحبت صالح ترا صالح کند صحبت طالح ترا طالح کند۔

نیز والدین مسئول میں حدیث شریف کا مفہوم ہے۔الا کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیته.

(۲) بچوں کو جیب خرچہ دینے میں احتیاط: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ولا تو تو ا سفھا ء اموالکم التی جعل اللہ لکم قیاماً (النساء). بچے چونکہ سفہاء (کم عقل) ہوتے ہیں۔لہٰذا جب اُن کو زیادہ پیسے دی جاتی ہے۔جن سے وہ سگریٹ لیتا ہے یا جس سے دیگر نقصان دہی چیزیں خریدتے ہیں۔لہٰذا والدین کو اس پر خوب توجہ دینی ہوگی۔

(۳) مذہبی وابستگی: مذہب اسلام سے لگاؤ اور وابستگی اور دینی ذہن رکھنے والے بچے سگریٹ نوشی نہیں کرتے۔

(15) سگریٹ نوشی اور علمائے کرام کی ذمہ داری:

علماء حضرات کو اپنے تقریروں میں وضاحت کرنی چاہیئے۔کہ اسلام میں تمبا کو نوشی کی کتنی کراہت ہے۔امر بالمعروف ونہی عن المنکر سب سے پہلے علماء کی ذمہ داری بنتی ہے۔

(16) سگریٹ نوشی اور ڈاکٹر صاحبان کی ذمہ داری:

تمبا کو نوشی ترک کرنے میں ڈاکٹر صاحبان کلیدی اہمیت رکھتے ہیں۔کہ ایک اندازے کے مطابق 75 فیصد بالغ آبادی سال میں کم از کم ایک دو دفعہ ضرور ڈاکٹر سے رجوع کرتی ہیں۔ڈاکٹر کے دفتر میں مریض اپنے صحت کے بارے میں عموماً زیادہ حساس ہوتے ہیں۔اور اُنہیں صحت کو لاحق خطرات سے بچنے کے لئے جو مشورے دیئے جاتے ہیں۔وہ خود کو ان پر عملدرامد کے لئے زیادہ تیار امادہ پاتے ہیں۔ ایسے ماحول میں ڈاکٹر مریض کو سگریٹ نوشی چھوڑنے کا جو مشورہ دیتا ہے۔وہ مؤثر ثابت ہو سکتا ہے۔کیونکہ تمبا کو نوش ڈاکٹر کے مشورے کے قدر کرتے ہیں۔

(17) سگریٹ نوشی کی مصنوعات:

وہ فیکٹریاں جہاں سگریٹ تیار ہوتے ہیں بنتے ہیں۔ یہیں سے اس برائی کے جڑ شروع ہو جاتے ہیں۔ حکومت کو ایسی فیکٹریوں کی اور اس کی مصنوعات کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیئے۔ تا کہ یہ صنعت فروغ نہ ہو پائے۔ ان مصنوعات پر بھاری ٹیکس عاید کرانا تا کہ سگریٹ کی بھاؤ بہت زیادہ ہو اور عام لوگوں کی رسائی سے باہر ہو۔ چونکہ سگریٹ نوشی مضر صحت اور ضیاع مال ہے۔ اور انسان کی بنیادی ضروریات میں سے نہیں۔ بلکہ انسانی وجود کے لئے خطرہ ہے۔ لہٰذا اس کی درآمدات میں کمی کی جائے۔

(18) کیا سگریٹ نوشی سے نجات ممکن ہے:

ذیل طریقہ سے سگریٹ نوشی سے نجات ممکن بنایا جائے۔

(۱) **تدریجی طریقہ (Step by Step)**: جب کہ ابتداء اسلام میں صحابہ کرام شراب نوشی کے عادی تھے۔ جس کا چھوڑنا اُن کے لئے ناممکن تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے شراب کی ممانعت تدریجی طریقے سے ہوا۔ کہ سب سے پہلے شراب کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا۔ جیسا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ومن النخیل والا عناب تتخذون رزقاً حسناً وسکرا. کہ شراب کو رزق حسن کے مقابلے میں ذکر کیا گیا۔ صحابہ کرام کو معلوم ہوا۔ کہ نشہ اور چیزیں رزق حسن نہیں ہے۔ دوسری بار حکم ہوا" ولا تقرابو صلوة وانتم سکرٰی .اور آخر میں یہ آیت کہ " انما الحمر والانصاب وازلام رجس من عمل الشیطن ". اس طریقے سے تھوڑا تھوڑا اور وقفے وقفے سے استعمال ہوتا گیا۔ تا آن کے بالکل ہی ترک کر دیا گیا۔

(۲) **مصمم اور مضبوط ارادہ**: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ " اذا عزمت فتو کل علیٰ اللّٰہ .کہ جب تم کسی چیز کا عزم وقصد کریں تو اللہ پر بھروسہ کر کے شروع کیا جائے۔

(19) تمباکو نوشی پر عالمی کوششیں:

تمباکو نوشی پر کنٹرول حاصل کرنے کے لئے عالمی کوششیں جاری ہیں۔

(۱) تمباکو نوشی اور صحت کے بارے میں ہر سال ایک عالمی کانفرنس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

اور تمباکو نوشی نہ کرنے کا دن (No Tobacco Day) ہر سال 31 مئی کو عالمی صحت تنظیم کی طرف سے منایا جاتا ہے۔

(۲) خلیج تعاون کونسل جی سی سی کے چھ ملکوں نے تمباکو اور اس سے تیار ہونے والی اشیاء اور اقسام پر کسٹم ڈیوٹی اجتماعی طور پر 50 فیصد بڑھادی ہے۔

(۳) ملیشیاء کے وزیر اعظیم مہاتر محمد تمباکو نوشی کے سخت خلاف تھے۔ ملیشیاء میں موٹر گاڑیوں ہسپتالوں اور دیگر سرکاری دفاتر میں تمباکو نوشی ممنوع ہو چکی ہے۔

(۴) بھارت میں سرکاری ہسپتال اور سرکاری دفاتر اندرونِ ملک پروازوں اور ایئر کنڈیشن ریلوے اور کوچوں میں سگریٹ نوشی منع کردیا ہے۔

(۵) امریکہ اور سنگھ پور میں سڑکوں پر سگریٹ نوشی منع ہے۔

(٦) جاپان کے ایک کمپنی نے انسدادِ تمباکو نوشی کے سلسلے میں اس کمپنی سے وابستہ جو ملازم تمباکو نوشی ترک کردے گا۔ اسے بہت زیادہ انعام سے نوازہ جاتا ہے۔

(۷) چین میں تمام عام جگہوں اور آفسیز میں تمباکو نوشی منع کردی گئی ہے۔

(۷) اٹلی کے ایک قانون کے مطابق تمام پبلک اور سرکاری دفاتر میں سگریٹ منع ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔

(۸) مصر کے مفتی اعظم ناصر فرید واصل نے تجویز پیش کی تھی۔ کہ سگریٹ کے پیکٹ پر (**التدحین حرام شرعاً**) لکھا جائے۔

(20) سگریٹ نوشی میں روز افزوں اضافے کی اسباب:

(۱) **پریشان حالی:** آج کے دور میں ایک عام آدمی بہت ہی پریشان حال ہوتا ہے۔ اور وہ پریشانی کا ازالہ سگریٹ نوشی سے کرتے ہیں۔ حالانکہ غم اور انسان لازم اور ملزوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ **لقد حلقنا النسان فی کبد** . کہ ہم نے انسان کو غم کے لئے پیدا کیا۔

درین دنیا کسے بے غم نباشد وگر باشد بنی آدم نباشد

(۲) **ذہنی اور جسمانی مصروفیات:** اس مادی دور میں ہر انسان ذہنی اور جسمانی لحاظ سے بہت مصروف ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان پر بوجھ ان پڑتا ہے۔ اس بوجھ کو کم کرنے کے لئے وہ سگریٹ نوشی کرتا ہے۔

(۳) **بڑوں کا چھوٹوں کے سامنے سگریٹ نوشی کرنا:** چھوٹے بچے عموماً بڑوں سے اثر قبول کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ بڑوں کو دیکھ کر وہ بھی سگریٹ نوشی کے عادی بن جاتے ہیں۔

(۴) **شوقیہ استعمال:** آج کل لوگ خصوصاً نوجوان طبقہ ایک خاص سٹائل کے ساتھ فیش کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

(21) احناف کے وہ علماء جو اباحت اور جواز کے قائل ہیں:

(۱) علماء احناف میں سے جن لوگوں نے سب سے زیادہ تمباکو نوشی کا دفاع کیا ہے ان میں سر فہرست عبدالغنی نابلسی ہے۔ انہوں نے اپنے کتابوں میں اس کی حلت پر دلائل پیش کئے ہیں۔

(۲) صاحب ردالمحتار اور صاحب الدر المختار کا رجحان بھی اباحت کا ہے۔

(۳) احمد بن محمد الحموی الحنفی بھی جواز کے قائل ہیں۔ الاشباہ والنظائر ص ۸۸ کی عبارت " **النبات المجھول سمیتہ** " پر تحریر فرماتے ہیں۔ " **یعلم من حل شرب الدخان** " اس سے تمباکو نوشی کی حلت کا پتہ چلتا ہے۔

(۴) مولانا عبدالحی لکھنوی مجموعۃ فتاویٰ عبدالحی فارسی میں تحریر فرماتے ہیں۔ جن کا ترجمہ کچھ یوں ہیں۔ کہ قول حرمت غیر معتبر ہے۔ کیونکہ

اس کے لئے دلیل قطعی کا ہونا ضروری ہے۔اور حرمت کے قائل حضرات نے اس پر کوئی دلیل قطعی پیش نہیں کی ہے۔ بلکہ ان کے تمام ظنی دلائل بھی مخدوش ہیں۔ بالاتحریر عبدالحی سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔کہ وہ اباحت کے قائل ہیں۔(۵) تمباکو کے حلت اور حرمت کے بارے میں علمائے احناف کے پانچ اقوال ہیں۔اباحت،حرمت،مکروہ تنزیہی،مکروہ تحریمی اور توقف لیکن برصغیر ہندوپاک کے علمائے احناف کا عمومی رجحان اباحت کا ہے۔

(22)احناف کے وہ علماء جو حرمت کے قائل ہیں:

(۱)ابوالحسن مصری حنفی فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ہر نشہ آور چیز سے منع کیا ہے۔تو اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس کے پینے والے کے ظاہری و باطنی اعضاء کو بے حس اور کمزور کرتا ہے۔نشہ آور سے مراد مطلق عقل پر پردہ ڈالنا ہے۔خواہ اس میں زیادہ شدت نہ ہو،اس میں کوئی شک نہیں۔کہ جو پہلی دفعہ اس کو استعمال کرتا ہے۔یہ کیفیت اس کو طاری ہوتی ہے۔اگر اس کا نشہ اور ہونا تسلیم نہ کیا جائے۔تو (اس میں کوئی شک نہیں کہ) وہ کم از کم مخدر (یعنی اعضاء کو سن اور بے حس کرنے والا) اور مفتر ہے۔امام احمد اور ابوداؤد حضرت ام سلمہؓ سے روایت کیا ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسکر اور مفتر سے منع فرمایا ہے۔علماء کے نزدیک مفتر ہر وہ چیز ہے جو اعضا میں کمزوری اور بے حسی پیدا کرے۔اس کی حرمت کے لئے یہی حدیث بطور دلیل کافی ہے۔

(۲)محمد فقیہی عینی حنفی نے تمباکو کی حرمت پر ایک رسالہ تحریر کیا ہے۔جس میں درج ذیل چار وجوہ کی بنا پر تمباکو نوشی کو حرام قرار دیا ہے۔

(۱)معتبر اطباء کی اطلاع کے مطابق وہ مضر صحت ہے۔جس چیز کی یہ کیفیت ہوگی اس کا استعمال بالاتفاق حرام ہوگا۔

(۲)اطباء کے نزدیک وہ مخدرات میں سے ہے۔اور مخدرات کا استعمال شرعاً ممنوع ہے۔جیسا کہ حضرت امام احمدؒ نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کیا ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسکر اور مفتر کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔اور باالاتفاق اطباء وہ مفتر ہے۔اس میں اور اس جیسی اور چیزوں کے بارے میں تمام سلف اور خلف کا اتفاق ہے۔کہ اطباء کا قول معتبر اور حجت ہے۔

(۳)اس کی بدبو ان لوگوں کو تکلیف پہنچاتی ہے۔جو اسے استعمال نہیں کرتے۔خصوصاً نماز اور دیگر مجلسوں میں۔ بلکہ ملائکہ مکرمین کو بھی اس سے اذیت پہنچتی ہے۔امام بخاری و مسلم نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے اور ہماری مسجد سے الگ رہے۔اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے۔اور یہ سبھی جانتے ہیں۔کہ تمباکو نوش کی بدبو لہسن اور پیاز کی بو سے زیادہ ہے۔اور صحیحین میں حضرت جابرؓ سے یہ بھی مراد ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔جس سے لوگ تکلیف پاتے ہیں۔فرشتے بھی اس سے تکلیف پاتے ہیں۔آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: کہ جس نے کسی مسلمانوں کو تکلیف دی اس نے مجھ کو تکلیف دی۔گویا اس نے اللہ کو تکلیف دی۔یہ حدیث طبرانی نے المعجم الاوسط میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے۔

(۴)یہ فضول خرچی ہے۔کیونکہ اس میں ایسا نفع مباح نہیں جو ضرر سے خالی ہو، بلکہ اس میں تجربہ کار لوگوں کے بقول یقینی نقصان ہے۔ (فتویٰ فی حکم شرب الدخان)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد شاہ عبدالرحیم ایک جید عالم تھے۔ وہ تمباکو نوشی کے قطعی حرمت کے قائل تو نہیں تھے۔ لیکن وہ تمباکو نوشی کے سخت حلاف تھے۔ جیسا کہ شاہ ولی اللہ نے "ان انفاس العارفین" میں نقل کیا ہے۔ اس مناسبت سے شاہ عبدالرحیم کی زبانی تمباکو نوشی سے متعلق کچھ واقعات ذکر ہیں۔ ان میں سے ایک ذکر کرنا فائدے سے حالی نہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ لاہور میں دو عزیز رہتے تھے۔ ان میں سے ایک فاضل درویش اور جامع کمالات ہونے کے باوجود تمباکو نوشی کا عادی تھا۔ دوسرا ایک عام آدمی تھا۔ جو تمباکو سے پرہیز کرتا تھا۔ دونوں نے عالم مثال میں ایک ہی رات اور ایک ہی وضع میں حضور پاک ﷺ کی زیارت کی۔ ہوا یہ کہ عام آدمی کو آپ کی مجلس میں بیٹھا ہے۔ اور اُس فاضل شخص کو بیٹھنے کی اجازت نہیں مل رہی۔ اور اُس عام آدمی نے جب اہل مجلس سے اس کی سبب پوچھی۔ تو جواب ملا۔ یہ شخص تمباکو نوشی کرتا ہے۔

مولانا عبدالحی لکھنوی مطلق اباحت کے قائل نہیں تھے۔ بلکہ وہ مکروہ تنزہی سمجھتے تھے۔ لیکن انہوں نے یہ لکھا ہے۔ کہ پابندی سے اسے استعمال کرنا اور عادت بنالینا گناہ کبیرہ ہے۔

حضرت تھانوی اباحت کے قائل تھے۔ لیکن امداد الفتاویٰ میں حقہ نوشی سے متعلق درج ذیل ایک فتوے سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا آخری قول عدم اباحت کا ہوگا۔

چنانچہ فرماتے ہیں بہر حال پینے والا گناہ سے خالی نہیں۔ اور اصرار گناہ پر سخت گناہ ہے۔ اور اکثر اہل کشف، رویائے صادقہ کے اقوال سے معلوم ہوا۔ کہ اس کا پینے والا محفل مبارک نبویؐ میں دخل نہیں پاتا۔ اور بعضوں نے اس کے پینے والوں کو معذب بھی دیکھا ہے۔

(اعاذنا اللہ منہ۔ امداد الفتاویٰ۔ (جدید) منقول از تمباکو اور اسلام تصنیف حضرت مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی صاحب۔

(23) تمباکو نوشی اور حکومت کی ذمہ داری:

(۱) ہمارے ملک میں اس حوالے سے قانون تو موجود ہے لیکن کسی نے آج تک اس پر عمل درآمد کرانے کی صحت تک گوارا نہیں کی لہٰذا قانون قابل عمل بنایا جائے۔

(۲) سکولوں میں سگریٹ نوشی کے نقصانات داخل نصاب کیا جائے۔

(۳) عوامی اجتماعات جہاں پولیس ڈیوٹی دے رہے ہوں۔ وہاں پولیس لوگوں کو سگریٹ نوشی نہ کرنے کا پابند کریں۔

(۴) تمام صوبائی حکومتیں اور مرکزی حکومت اپنے اپنے دائرہ کار کے محکموں میں باقاعدہ حکم جاری کریں۔ کہ سرکاری دفاتر میں بس، ٹرین اور ہسپتالوں وغیرہ میں سگریٹ نوشی ممنوع ہو۔

لوگوں کو مضر اثرات اور خطرات سے باعلم اور آگاہ کرنے کے لئے تقریروں، سیمناروں اور شہروں میں واکس کرنے کا بندوبست ہونا چاہیئے۔

(24) علمائے دیوبند کی رائے گرامی:

علماء دیو بند تمباکو کے استعمال پر زیادہ سے زیادہ کراہت تنزہی یا حلاف اولیٰ کا حکم لگاتے ہیں۔
البتہ دیگر عصر حاضر کے علماء حرمت کا فتویٰ بھی صادر کرتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ کہ مولانا عبدالحی صاحب کراہیت کے ساتھ جائز کرتے ہیں۔ مولانا گنگوہی فرماتے ہیں۔ کہ حقہ پینا مباح ہے مگر اس کی بدبو سے مسجد میں آنا درست نہیں ہے۔
دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ حقہ پینا اور تمباکو کھانا درست ہے۔ مگر بدبو سے مسجد میں آنا حرام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۹۰)
مولانا اشرف علی تھانویؒ بھی جواز کے قائل ہیں۔ فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک صاف بات یہ ہے۔ کہ ایک دوا ہے۔ جو حکم اور دواؤں کا ہے۔ وہی اس کا ہے۔ یعنی جائز بلا کراہت مگر اس میں بدبو ہے۔ سو مسجد میں جاتے وقت منہ صاف کرے۔ (مجالس حکیم الأمت)
امداد الفتاویٰ میں اس سلسلے میں فتویٰ بھی درج ہے۔ اس میں فرماتے ہیں۔ بلاضرورت کراہت سمجھتا ہوں۔ اور بضرورت کھانا پینا دونوں جائز اور ضرورت میں نفس عین مکروہ نہیں۔ دوسرے عوارض خارجیہ سے گو کراہت ہو جائے اور عوارض میں خفت، شدت کراہت کی خفت اور شدت میں تفاوت ہوگا۔
مفتی کفایت اللہ دہلوی کے رائے بھی کچھ مختلف نہیں ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتے ہیں۔
(۱) حقہ اور بیڑی بدبو کی وجہ سے مکروہ ہے اور بدبو کی کمی بیشی کی بناء پر کراہت میں خفت اور شدت ہوتی ہے۔ اس کی حرمت کی کوئی دلیل نہیں ہے۔
(۲) ہاں حقہ پینا ''فی حد ذاتہ مباح'' ہے مگر بدبو کی وجہ سے کراہت آتی ہے۔ (ڈاکٹر مولانا مفتی عبدالواحد صاحب) رائیس دارالافتاء جامعہ مدنیہ کریم پارک (لاہور) نے اس مسئلہ تمباکو کے بارے میں لکھا ہے۔ لکھتا ہے۔ کہ اگرچہ تمباکو نباتات میں سے ہے۔ لیکن اس کا حکم یہ ہے۔ کہ جب تک اور جس مقدار میں تمباکو نوشی نقصان نہ کرے۔ تو مکروہ تنزہی ہے۔ اور جب اور جس مقدار میں نقصان دینے لگے۔ تو مکروہ تحریمی ہے۔ (مقالہ ''دوائی سے متعلق شرعی احکام واصول'' پیش کردہ فقہی کانفرنس المرکز الاسلامی بنوں) (کفایت المفتی جلد ۹ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں مفتی عزیز الرحمٰن کا فتویٰ درج ہے۔) جس میں فرماتے ہیں تمباکو کھانا پینا، سونگھنا مباح ہے۔ مگر غیر اولیٰ ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے۔ کہ وہ مکروہ تنزہی ہے۔ اور تجارت تمباکو درست ہے۔ اس کے گھر کا کھانا جائز ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند) اسی کتاب میں مفتی محمد شفیعؒ اباحت کے ایک فتویٰ کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ جواب صحیح ہے۔ البتہ اگر بلاضرورت پیئے۔ تو مکروہ تنزہی یہی ہے۔ اور ضرورت میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔ منہ صاف کرنا بدبو سے ہر حال میں ضروری ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

میں فتویٰ دیتا ہوں کہ تمباکو نوشی بھی حرام ہے، ڈاکٹر غلام مرتضیٰ:

اسلام آباد (وقائع نگار) پیر کے روز یہاں انسداد منشیات کے عالمی دن کے موقع پر ممتاز مذہبی سکالر ڈاکٹر غلام مرتضیٰ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ میں صدر فاروق احمد خان لغاری کی موجودگی میں یہ فتویٰ دیتا ہوں کے تمباکو نوشی حرام ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے پہلے تمباکو نوشی کی ٹی وی اور ذرائع ابلاغ میں تشہیر کی ممانعت کی جائے۔ (نوائے وقت ۲۷ جون 1995ء بحوالہ جدید فقہی تحقیقات)